Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

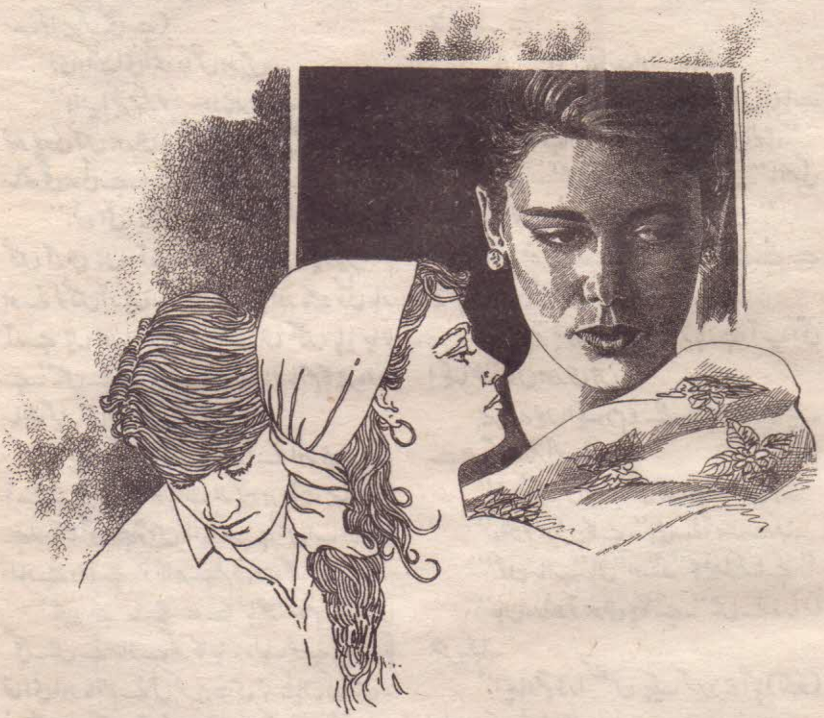

فیصلہ

ثمینہ عظمت علی

"دانیہ، اٹھ جاؤ اب۔" ماہم نے میرے سر سے کمبل گھسیٹتے ہوئے کوئی تیسری مرتبہ کہا۔

"کیا مصیبت ہے یار......چھٹی والے دن.. انسان سو بھی نہیں سکتا، کیا آفت آئی ہوئی ہے؟" میں نے سخت جھنجلا کر کہا۔

"جیسے تم جانتی نہیں ہو کہ کیا آفت آئی ہوئی ہے یا آنے والی ہے۔" ماہم نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

میرا دل جل کر رہ گیا (کم بخت انہی اداؤں سے سب کو اسیر کر لیتی ہے)

اسی وقت امی اندر داخل ہوئیں۔

"دانیہ! شرم کرلو......دوپہر ہونے کو آئی تمہاری نیند پوری نہیں ہو رہی...... ماہم بیچاری صبح سے میرے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اسے فریش بھی ہونا ہے۔"

"اُفوہ امی، رشتہ ہی تو آ رہا ہے کوئی بارات تو نہیں آ رہی ناں، آپ لوگوں کی شاہی تیاریاں ختم ہونے کو نہیں آ رہیں۔ کون سا پھوپا اور پھپو پہلی بار آ رہے ہیں اور ازین تو ہر وقت ہی یہیں پایا جاتا ہے۔" میں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا تو ماہم کا چہرہ ذرا سا بجھ گیا۔ امی کو تو خوب ہی غصہ آیا۔

"جانتی بھی ہو کہ آج کے آنے اور ہمیشہ کے آنے میں فرق ہے اور کب ازین ہر وقت یہاں آتا ہے اور آتا بھی ہے تو اس کا اپنا گھر ہے لیکن اب وہ ہمارا داماد بننے والا ہے۔ تو ظاہر ہے فرق تو ہوگا۔"

میں منہ بناتے ہوئے باتھ روم میں گھس گئی۔ میں نے سارے گھر کا جائزہ لیا۔ خوب چمک رہا تھا امی اور ماہم نے مل کر بہت سی تبدیلیاں کی تھیں۔ فواد بھی ان کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ابو بھی بہت خوش اور مطمئن نظر آ رہے تھے۔ میرے دل کو عجیب سی بے کلی نے آ گھیرا۔ میں کچن میں چلی آئی۔ وہاں کا سماں ہی الگ تھا گویا بہت بڑی دعوت کی تیاری ہو رہی ہو۔

"لگتا ہے کہ امی آج ہی ماہم کی شادی کر دیں گی۔" میں غصے سے بڑبڑائی۔

"کیا ہوا بیٹا......خوب سوئیں آج، ناشتا دوں؟" ہماری پرانی ملازمہ جنہیں ہم خالہ کہتے تھے مجھے دیکھ کر کہنے لگیں۔

"بس مجھے چائے بنا دیں۔" میں نے نروٹھے لہجے میں کہا اور ٹی وی لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی جہاں ابو بیٹھے ٹینس کا میچ دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا بھئی، بڑی خاموش ہو، آسٹریلین اوپن فالو نہیں کر رہیں؟" ابو نے خوش دلی سے پوچھا۔

"ماہم بھی تو نہیں دیکھ رہی۔" میں نے خواہ مخواہ چڑ کر کہا۔

"ہاں۔" "اس کی بات اور ہے۔"

"ہاں، میں نے دل میں تائید کی۔" "اس کی بات اور ہے۔ اسے اب کسی کی ہار اور جیت سے کیا لینا۔"

"سنیے......" اسی وقت امی چلی آئیں۔ "ماہم کی کچھ فرینڈز کو نہ بلا لیں، ذرا رونق ہو جائے گی۔"

"کیا ضرورت ہے امی۔" ابو کے بولنے سے پیشتر ہی میں بول اٹھی۔

"ابھی تو صرف رشتہ ہی آ رہا ہے، آپ اتنی ایکسائٹڈ کیوں ہو رہی ہیں۔"

میرے یوں ایک دم بولنے سے امی اور ابو چپ سے ہو گئے۔ پھر ابو نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہی تو ہے منگنی میں بلا لینا سب کو۔"

"رشتہ تو ہو ہی چکا ہے۔" امی نے آہستہ سے کہا۔

"کون سا اب "ہاں" اور "نہ" کا فیصلہ کرنا ہے۔"

"ہاں، رشتہ تو ہو ہی چکا ہے۔" میں نے ذرا سا طنزیہ کہا۔

"اچھا، تم ذرا گفٹس پیک کر دو جو آپا (پھپو) والوں کے لیے ہیں۔"

"اچھا کر دوں گی۔" میں نے کہا۔ گفٹس پیک کرتے ہوئے میں سوچنے لگی کہ مجھے اتنا روکھا ہونے کی کیا ضرورت ہے جو ہونا تھا ہو چکا...اب کیا فائدہ بدمزگی کا میں نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

شام بڑی خوشگوار تھی۔ پھپو اور پھوپا خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی سے ماہم کو رخصت کروا کے لے جائیں اور امی، ابو کا بس نہیں چل رہا تھا کہ تارے توڑ کر ازین کے قدموں میں رکھ دیں۔ ماہم کے لیے پھپو نے آج کے دن کے لیے خاص ڈریس پہلے سے ہی بنوا کر بھیج دیا تھا جو کہ مجھے معلوم تھا کہ ازین کی پسند ہی کا تھا۔ جسے پہنے ماہم اٹھلاتی پھر رہی تھی۔ پیاری تو وہ پہلے ہی تھی لیکن

www.urdupalace.com

آج تو اس کی چھب ہی نرالی تھی۔ سنہری بالوں کے حلقے میں اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور سب کی نظریں بچا کر جب ازین اسے دیکھتا تو ماہ و سال کی گردش میرے لیے رک جاتی تھی۔

سب کچھ کتنا مکمل تھا یہاں۔ ابو خوش تھے کہ بہن سے ان کا رشتہ مضبوط ہو رہا تھا۔ امی، خوش تھیں کہ وہ کتنی اچھی بھابی ثابت ہوئی تھیں۔ پھپو لاڈلی بھتیجی کو بہو بنانے کے خیال سے نہال تھیں اور پھوپا...... ان کے ساتھ خوش...... فواد تو ویسے ہی ازین کا دیوانہ تھا۔ اس کا فیورٹ کزن...... اب اس کا بہنوئی بن رہا تھا۔

ماہم اور ازین کی تو بات ہی کچھ اور تھی وہ تو گویا زمان و مکان سے پرے کسی اور ہی دنیا کی سیر کر رہے تھے۔

اور میں......؟ میں چپکے سے باہر نکل آئی...... رات سرد تھی اور آسمان خاموش۔

''اللہ ماہم اور ازین کو خوش رکھے......'' میں دل سے دعا گو تھی لیکن اسی دل کے کسی حصے میں ایک خلش، ایک کسک، ایک درد سا تھا۔

''مجھے ازین سے محبت تھی۔''

☆☆☆

ازین میری پھپو کا بیٹا تھا۔ وہ مجھ سے ڈیڑھ دو سال بڑا تھا۔ ماہم مجھ سے ایک سال چھوٹی تھی اور اس سے پانچ سال چھوٹا فواد تھا۔ پھوپی کے روایتی تعلقات کے برعکس ہمارے تعلقات ان کے ساتھ مثالی تھے۔ ابو اور پھپو دو ہی بہن بھائی تھے اور ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے۔ اِدھر امی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھیں تو رشتے داری کے نام پر بس ہم دو گھرانے ہی تھے ایک دوسرے کے لیے سو دونوں گھرانوں میں بڑی محبت تھی بلکہ یہ ایک ہی گھرانا محسوس ہوتا تھا۔ ازین، میں اور ماہم ایک ساتھ پڑھتے، جھگڑتے اور کھیلتے بڑے ہوئے...... ہمیں کہیں لانے، لے جانے کے لیے ابو، امی ہمیشہ ازین پر بھروسا کرتے تھے اور وہ بھی ہماری مدد کرنے پر ہر وقت آمادہ رہتا۔ جب تک ہم بڑے نہیں ہو گئے راوی ہر طرف چین ہی چین لکھتا تھا۔ اس وقت کوئی بھی کسی خصوصی جذبے سے آشنا نہ تھا۔

☆☆☆

''یار، یہ تمہارا کزن کتنا ہینڈسم ہے۔'' ماریہ نے بے ساختہ کہا۔ ہم ان دنوں میٹرک میں تھے۔ ماریہ میری نئی دوست تھی۔

میں فواد کی سالگرہ کی تصویریں اسکول لے کر گئی تھی۔

''کون؟ ازین...... ہاں اچھا ہے یہ میری پھپو کا بیٹا ہے۔''

''صرف اچھا......'' ماریہ نے حیرت سے کہا۔

''دیکھو تو پورا ہیرو لگ رہا ہے، کیا ارادہ ہے بھئی۔'' اس نے شرارت سے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب......؟'' میں نے سادگی سے کہا کیونکہ سچ مچ ہم نے تو پورا بچپن بہن، بھائیوں کی طرح ہی گزارہ تھا۔

''الو کہیں کی...... grow up now بچی نہ بنو۔''

میں نے یونہی الجھ کر ایک نگاہ تصویر پر ڈالی تو پہلی بار احساس ہوا کہ واقعی ازین تو...... اب وہ انٹر کر چکا تھا، اس کا قد اچانک ہی دراز ہو گیا تھا۔ چہرے سے بچپن رخصت ہو چکا تھا اور وہ ایک نہایت خوش شکل نوجوان میں تبدیل ہو چکا تھا۔

وہ پہلی مرتبہ تھا جب میں نے اپنے دل میں دھیمی، دھیمی موسیقی محسوس کی...... یوں جیسے کوئی دور چاندنی رات میں وائلن بجا رہا ہو۔

''تم بھی ناں......'' میں نے ماریہ کو جھاڑا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں نے اس سے کہا۔

''ایسی کوئی بات ہو جانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔

☆☆☆

''ہاں کیا حرج ہے؟'' میں نے گھر آ کر خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے سوچا۔ جس طرح میں نے

www.urdupalace.com

ازین کو غور سے نہیں دیکھا تھا، اس طرح میں خود سے بھی انجان رہی تھی۔ آج خود کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔ میرا قد لمبا ہوگیا تھا۔ چہرے پر نوجوانی کی سرخی تھی۔ سیاہ بال کندھوں سے نیچے تک آگئے تھے۔ میری اور ماہم کی شکل بہت ملتی تھی۔ بس میرے بال سیاہ تھے اور اس کے سنہرے۔

میرا دل زور، زور سے دھڑکنے لگا۔

''کیا ہوگیا ہے۔'' ماہم نے کہا۔ ''آئینے کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہیں تم۔'' میں بری طرح گڑبڑا گئی۔

''وہ...... وہ ماریہ کہہ رہی تھی کہ مجھے آئی بروز بنوانی چاہئیں۔'' میں نے بات بنائی۔ ''پتا نہیں امی اجازت دیں یا نہیں۔''

''بنوالو......'' ماہم نے اپنی ازلی بے پروائی سے کہا۔ ''امی نے کب ہم پر بے جا پابندی لگائی ہے۔ زیادہ اوور تو ہم ہوتے نہیں۔''

''ہاں......'' میں نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

شام میں ازین آیا تو میں اس سے پہلی سی بے تکلفی سے بات نہ کرسکی۔

''کیا ہوا ہے دانی...... ٹیسٹ میں نمبر کم آگئے ہیں؟'' اس نے حسبِ عادت میری ناک مروڑ دی۔

کوئی اور موقع ہوتا تو میں اسے جوابی گھونسا رسید کرتی لیکن اس دن ناک کے ساتھ میرا پورا چہرہ سرخ ہوگیا اور میں جلدی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆

''تم کیا ازین سے ناراض ہو؟'' رات کو ماہم نے پوچھا۔

''نہیں، نہیں تو کیوں بھلا؟'' میرا دل دھک، دھک کرنے لگا۔

''تم کمرے میں آکر بیٹھ گئی تھیں۔''

''وہ...... وہ میرا ٹیسٹ ہے ناں کل...... تو میری تیاری نہیں تھی۔''

''اچھا......'' ماہم بے پروائی سے کہہ کر اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوگئی۔ یوں بھی وہ کھلنڈری سی تھی۔ زیادہ غور نہیں کرتی تھی کسی بات پر......

میں دل ہی دل میں ماریہ کو کوستی رہی جس نے میرے دل و دماغ کو کسی اور ہی راہ پر لگا دیا تھا۔

☆☆☆

اور آنے والے دنوں میں وقتاً فوقتاً ماریہ کو میرا کوسنا جاری ہی رہا...... جب بھی ازین سامنے آتا میں کھوسی جاتی۔ پھر یوں ہوا کہ اس کا ایڈمیشن میڈیکل میں ہوگیا۔ میڈیکل کالج تو شہر میں ہی تھا لیکن سخت پڑھائی کی وجہ سے اس کا آنا جانا نسبتاً کم ہوگیا۔ میں نے بھی پڑھائی میں دل لگالیا اور خود کو یہ بھی سمجھایا کہ ابھی ہماری عمر ان باتوں کی نہیں ہے۔

☆☆☆

سیکنڈ ائیر کے بعد ابو، امی کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں۔

''دانیہ بیٹا تمہارے تو مارکس بھی اچھے ہیں اور ویسے بھی میرے خیال میں انٹری ٹیسٹ تمہارے لیے مسئلہ نہیں...... ازین بھی ہے، گائڈ کرنے کے لیے۔'' امی نے مجھے سمجھایا۔

لیکن میں امی کو سمجھا نہیں سکی کہ شاید ازین ہی کی وجہ سے میں میڈیکل سے اجتناب کررہی ہوں میں نہیں چاہتی تھی کہ ہم دونوں ایک ہی پروفیشن میں ہوں، گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ میرے دل میں یہ خیال پختہ ہوگیا تھا کہ مستقبل میں میری زندگی کا ساتھی ازین ہی ہوگا۔ حالات و آثار بھی یہی تھے۔ ظاہر ہے پھپھو کو ازین کی شادی کے لیے سب سے پہلے میرا ہی خیال آنا تھا۔ خود میری اور ازین کی بہت اچھی دوستی اور انڈر اسٹینڈنگ تھی۔ ابو، امی کا وہ ویسے ہی لاڈلا تھا۔ میں یہ سوچ کر مطمئن تھی کہ ہمارے درمیان کوئی ظالم سماج نہیں آنے والا تھا۔

''کوئی بات نہیں امی۔'' ماہم نے درمیان میں کہا۔ ''دانیہ جو پڑھنا چاہتی ہے اسے پڑھنے دیں۔

www.urdupalace.com

میڈیکل میں، میں چلی جاؤں گی۔''

''ارے میری بچی......'' امی نے نہال ہو کر ماہم کو گلے لگالیا اور میں بھی مطمئن ہو گئی۔

☆☆☆

ماہم کا ایڈمیشن میڈیکل میں ہو گیا۔ میں اپنے شوق کے مطابق لٹریچر پڑھ رہی تھی۔ ازین اب فائنل ایئر میں تھا۔ ماہم کے ایڈمیشن کے بعد اکثر وہ اسے کالج لے جانے یا ڈراپ کرنے کا فریضہ انجام دیتا تھا۔ اگر سہولت ہوتی تو مجھے بھی ڈراپ کر دیتا تھا۔ وہ شروع سے ہی ابو، امی کا بڑا بیٹا بن کر رہا تھا۔ اسی اپنائیت اور بے تکلفی کی وجہ سے کوئی یہ نہیں جان پایا کہ میرے دل میں اس کے لیے کیا جذبات ہیں اور نہ ہی کبھی میں نے اپنے جذبات اس تک پہنچانے کی کوشش کی۔

ماہم سے بھی اس کی ایسی ہی بے تکلفی تھی۔ جیسی مجھ سے یا فواد سے بلکہ ماہم کی اس سے زیادہ بنتی تھی اور میں مسکرا کر سوچتی۔ ''ٹھیک ہے بھئی، ہونے والا بہنوئی ہے اس کا......''

اس سارے پُرسکون ماحول میں ہلچل اس وقت مچی جب امی کی دوست آنٹی مدیحہ اپنے بیٹے کے لیے میرا پرپوزل لے کر آئیں۔ ان کا بیٹا فراز بیرون ملک سے تعلیم حاصل کر کے آیا تھا۔ اپنے ملک اور باہر دونوں جگہ سیٹ ہونے کے آپشنز تھے اس کے پاس۔ آنٹی مدیحہ امی کی بہت پرانی دوست تھیں اور بے حد ملنسار اور شفیق خاتون تھیں۔ ابو، امی کو تو یہ رشتہ بے حد پسند آیا جبکہ میں ششدر رہ گئی۔ ایک مکمل تصویر کے بیچ میں سے کوئی ایک ٹکڑا اٹھا لے تو کیسا لگے گا یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا؟

''امی، یہ کس طرح ممکن ہے...... کیا انہیں علم نہیں کہ......'' میں رک گئی۔ کیسے کہہ دیتی۔ میں نے ہمیشہ سے ایسا سوچا تھا کہ گویا میرا اور ازین کا رشتہ طے ہوا اور سب کو معلوم ہوا۔

''امی ابھی تو میں پڑھ رہی ہوں......'' میں نے گھسا پٹا بہانہ دُہرایا۔

''پڑھائی سے کون منع کر رہا ہے۔'' امی نے کہا۔

میں حیران رہ گئی۔ امی اتنے آرام سے کیسے کہہ سکتی ہیں مجھ سے...... کیا ان کی خواہش نہیں ہے کہ ازین ان کا داماد بنے؟

میں عجیب کشمکش کا شکار تھی اسی الجھن میں پھپو کے گھر چلی آئی...... اتفاق سے ازین لان میں ہی مل گیا۔ اس کے دوست شاید ابھی ابھی وہاں سے اٹھ کر گئے تھے۔

''ارے، دانی کیا حال ہیں؟'' وہ ہمیشہ والی خوش دلی سے بولا۔

میں وہیں بیٹھ گئی اور ہم دونوں باتیں کرنے لگے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہوں اور کیسے کہوں؟

''میرے دوست کی شادی ہے، دیکھو تو پتا ہی نہیں چلا...... ہم اتنے بڑے ہو گئے۔'' اس نے ہنس کر کہا اور یہ بات کر کے اس نے میری مشکل آسان کر دی۔

''پھر تمہارے کیا ارادے ہیں؟'' میں نے فوراً پوچھا۔

''ہم......'' وہ معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا۔

''سوچ رہا ہوں میں بھی......'' وہ مجھے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو میری ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔

''اچھا......'' میں نے بہ مشکل کہا۔ ''کوئی لڑکی ڈھونڈی؟''

''ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے؟''

''مطلب......؟''

''مطلب یہ کہ لڑکی تو موجود ہے۔''

''یعنی یہ کہ تم لڑکی پسند کر چکے ہو اور ہمیں بتایا تک نہیں۔'' میں نے خود اعتماد نظر آنے کی کوشش کی۔

''لڑکی تو میں برسوں سے پسند کر چکا ہوں۔'' اس نے انکشاف کیا۔ ''دیکھا......'' میں نے دل میں کہا۔ ''ازین بھی میری طرح ہی سوچتا ہے۔ شاید میری طرح اس نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا میں کسی اور کی بھی

www.urdupalace.com

ہوسکتی ہوں۔''میں نے یہ موقع مناسب جانا۔
''امی کی دوست ہیں ناں...... آنٹی مدیحہ وہ میرے لیے اپنے بیٹے کا پروپوزل لائی ہیں۔''
''اچھا......؟ کب؟ وہ فراز......؟''اس نے اتنی بے چینی سے پوچھا کہ میرے دل کو چین آ گیا اب میں مطمئن تھی۔ میں گھر آ کر اطمینان سے سوگئی کہ اب ازین خود ہی سب ٹھیک کرلے گا۔

☆☆☆

''ماہم......ازین......؟''میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔خبر تھی یا دھماکا جس نے میرے وجود کے پرخچے اڑادیے تھے۔
''آپا نے کئی سال پہلے ہی مجھ سے بات کرلی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ جب تک بچے بڑے نہیں ہوجاتے یہ بات ظاہر نہ کریں۔''ابو نے کہا۔
''میں نے بھی کہا تھا کہ دانیہ بڑی ہے، جب اس کا رشتہ طے ہوگا پھر ہی آپ لوگ بات کیجیے گا۔''امی نے بتایا۔
''میں نے تو کم عمری میں ہی فیصلہ کیا تھا کہ ماہم سے شادی کروں گا۔''ازین نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔
''مجھے بھی معلوم تھا۔''ماہم نے شرما کر میرے سامنے اعتراف کیا۔
''تو کبھی بتایا کیوں نہیں۔''کسی اور کے آگے تو نہیں لیکن ماہم کے آگے میں پھٹ پڑی۔
''تم اتنی چالاک ہو......کبھی خبر نہیں ہونے دی۔''میں غرائی۔
''ارے، ہم کون سا برفیلی پہاڑیوں پر گانے گاتے تھے۔''ماہم کی وہی ازلی بے پروائی......''یا کبوتر کے ہاتھوں خط بھجواتے تھے یا چھپ چھپ کر ملتے تھے۔''وہ کھلکھلائی۔
''یہ تو......matter of fact قسم کی بات تھی...کیا بتاتی۔''آخر میں اس نے اسی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

کس قدر بے وقوف تھی میں...... میں نے سوچا کہ دونوں کو ایک پروفیشن میں نہیں ہونا چاہیے اور ان دونوں نے مل کر ایک ہی فیلڈ میں جانے کا فیصلہ کیا...... میں ان کی بے تکلفی کو جس رشتے کی نظر سے دیکھتی رہی، وہ رشتہ میرے اور ازین کے درمیان ہو رہا تھا۔
مجھے یوں لگا جیسے سب میرے خلاف سازش میں مصروف تھے۔
امی، آخر ماں تھیں، شاید میرے دل کی حالت سمجھ گئیں جبھی وہ مجھے کچھ اداس سی نظر آئیں۔
''دانیہ بیٹا! فراز بہت اچھا لڑکا ہے، مدیحہ نے مجھے بتایا کہ وہ تمہیں بہت پسند کرتا ہے اور تمہارے ساتھ کا دلی خواہش مند ہے، جیسے ازین، ماہم میں شروع سے انڈرسٹنڈ ہے، ایسی شادی کامیاب رہتی ہے بیٹا۔''انہوں نے درپردہ مجھے بہت کچھ سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
''امی آپ انہیں منع کردیں، مجھے نہیں کرنی شادی۔''میں نے تڑپ کر کہا۔
امی نے مجھے بے بسی سے دیکھا اور شاید مجھے وقت دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے آنٹی مدیحہ کو منع کردیا۔ ابو سے کیا کہا میں نہیں جانتی۔ میں اپنی ذات کے بحران میں مبتلا تھی۔

☆☆☆

''تم نے فراز کے لیے کیوں منع کردیا؟''ازین نے مجھ سے پوچھا۔
''تمہیں کیوں اس سے اتنی ہمدردی ہے۔''میں نے چڑ کر کہا۔
''ہمدردی تو نہیں...... میں ایک بار ملا تھا اس سے کافی عرصہ پہلے...... وہ تو باہر ہی رہتا ہے زیادہ......لیکن اچھی فیملی ہے اتنا تو معلوم ہے مجھے۔''
''کیا یہ واقعی اتنا انجان ہے؟''میں نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔
''میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتی۔''میں

www.urdupalace.com

نے آہستہ سے کہا۔

اور یوں ہی آہستہ، آہستہ میں نے خود کو سمجھانے کی کوشش کی۔ میں کیوں سب سے بدگمان ہو رہی تھی۔ کسی نے میرے ساتھ دھوکا نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے ابو، امی زبردستی تو نہیں کر سکتے تھے کہ ماہم کو چھوڑ کر دانیہ کا رشتہ لے لیں...... پھر کیا اس صورت میں ازین مان جاتا......؟ اور میں ماہم کو کیا منہ دکھاتی۔ ازین نے کبھی مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی جس کی بنیاد پر میں نے اپنے خوابوں کے محل کھڑے کیے تھے۔ وہ سب میری اپنی اختراع تھی...... لیکن ظاہر ہے کہ یہ سب خود کو اچھی طرح سمجھانے کے لیے مجھے وقت درکار تھا۔

☆☆☆

ماہم اپنے کالج کے ٹرپ پر مری، بھوربن وغیرہ جانے کے لیے بضد تھی جبکہ امی، ابو کچھ ہچکچا رہے تھے۔

''کیا ہے...... امی، میری ساری کلاس فیلوز جا رہی ہیں، آپ لوگ اتنے کنزرویٹو تو نہیں ہیں۔'' اس نے لاڈ سے کہا۔

''بیٹا یہ بات نہیں ہے۔ بس تم لوگوں کو کبھی اکیلے اتنی دور بھیجا نہیں اور حالات......'' ابو نے پیار سے سمجھایا۔

''اور اتنی بار تو گئے ہیں، مری، اسلام آباد وغیرہ......'' امی نے ٹوکا۔

''امی، کلاس فیلوز کے ساتھ تو نہیں گئی ناں...... ہر کمپنی کا اپنا ایک الگ مزہ ہوتا ہے، فیملی کا الگ، فرینڈز کا الگ......'' ماہم بولی۔

اور پھر حسبِ معمول ازین اس کی مدد کو آن پہنچا اور ازین کے پاس تو جادو کی چھڑی ہوتی تھی جسے گھماتے ہی ابو، امی موم ہو جایا کرتے تھے۔

''تمہاری ضد کی خاطر مانا ہوں میں بھی۔'' ازین نے بعد میں اس سے کہا۔

''تھوڑا عرصہ صبر کرتیں پھر ساتھ چلتے ہم دونوں۔'' ازین نے ماہم کو چھیڑا تو وہ جھینپ گئی۔

ساری حقیقت کو دل سے تسلیم کر لینے کے باوجود ان کی محبت کے یہ مظاہرے میرے دل کو بجھا کر رکھ دیتے تھے۔

☆☆☆

ماہم کو گئے تیسرا دن تھا۔ ابو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ پیچھے امی اور میں ڈائننگ ٹیبل پر کراکری خشک کر رہے تھے۔ کچھ مہمان کھانے پر مدعو تھے۔ بریکنگ نیوز کے مخصوص میوزک پر ہم ذرا چونک سے گئے گو کہ اب پل، پل کی بریکنگ نیوز ان نیوز چینلز کا وتیرہ بن چکی ہیں۔ لیکن آج کے یہ الفاظ ہی ایسے تھے کہ سب کو چونکا کر رکھ دیا۔

''میڈیکل کالج کی طالبات کی گاڑی کو حادثہ ہو گیا۔'' امی کے ہاتھ سے پلیٹ گر گئی۔ میں نے جا کر انہیں سنبھالا۔ ابھی کوئی تفصیل نہیں آئی تھی۔ میڈیکل کالج بہت سے ہوتے ہیں، لاتعداد گاڑیاں ہوتی ہیں اور ان گنت طالبات......

ہم ایک دوسرے کو تسلی دینے کی کوشش کرتے رہے، فواد ادھر اُدھر فون کر رہا تھا۔ پھپو، پھوپا، ازین سب ہمارے گھر جمع ہو گئے تھے۔ دعائیں پڑھ، پڑھ کر ہمارے ہونٹ خشک ہو گئے۔ دل میں لاتعداد خدشات تھے۔ ایک دوسرے سے نظریں چراتے، چراتے بہت وقت گزر گیا۔ حتیٰ کہ اسلام آباد سے آنے والے ایک فون نے ہمارے بدترین خدشات کی تصدیق کر دی۔

☆☆☆

ماہم کی تصویر آنکھوں سے لگا کر میں سسک پڑی۔ چھ ماہ ہو گئے تھے لیکن ہمارے زخم اسی طرح ہرے تھے۔ گویا آج ہی یہ قیامت ہم پر گزری ہو، وہ معصوم سی کھلنڈری سی لڑکی، لگتا تھا کہ گھر کی ساری رونق اسی کے دم سے تھی۔ اس کے جانے کے بعد گھر کے در و دیوار خاموش ہو گئے تھے۔ ہر وقت، ہر طرف وحشت کا راج تھا۔ ابو کمرے سے دو، دو دن باہر نہ نکلتے، امی جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہاتی رہتیں۔

www.urdupalace.com

میں خاموش بیٹھی ماہم کی چیزوں کو تکتی رہتی۔ ہمارا کمرا مشترکہ تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ ابھی کمبل اچھال کر اٹھے گی، ابھی باتھ روم سے نکلے گی۔ ہر طرف اس کے کپڑے، جوتے، کتابیں، مجھے ہر پل اس کی یاد دلاتے رہتے اور میرا دل چاہتا کہ یہ سب یوں ہی رہے۔ میں وہاں سے کچھ بھی ہٹانے کو تیار نہیں تھی۔ فواد بیچارہ سب سے چھوٹا تھا، وہ اِدھر سے اُدھر پھرتا رہتا۔ ایک پرانی ملازمہ تھیں جو ہم سب کو زندہ رکھنے کی سعی میں ہلکان رہتیں۔ کبھی زبردستی دو نوالے کھلا دیتیں، کبھی چائے کبھی دودھ لیکن ازین کو دیکھ کر ان کا ضبط ختم ہو جاتا اور اسے گلے سے لگا کر آنسو بہانے لگ جاتیں۔

ازین کی تو حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ پتا نہیں کیسے وہ زندہ تھا۔ اس کا بس چلتا تو اس دنیا میں ایک پل نہ رہتا جہاں اس کی ماہم نہیں تھی۔

''امی، مجھے ماہم سے بڑی محبت تھی۔'' میں امی کے گلے لگ کر بلک بلک کر رونے لگی۔ امی کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی جھڑی جاری ہو گئی۔

''امی، میں نے کبھی اس کا برا نہیں چاہا۔ کبھی اسے بددعا نہیں دی۔'' میں نے آخر اس احساسِ جرم کا اعتراف کر لیا جو مجھے ہر وقت گھیرے رکھتا تھا۔ میں آدھی رات کو اٹھ کر بیٹھ جاتی۔ مجھے لگتا تھا کہ میں نے ان دونوں کی خوشیوں کو نظر لگا دی۔ شاید میری آہ ان کو لگ گئی۔ پھر میں اپنے آپ کو ہی صفائیاں دینے لگ جاتی کہ میں نے کبھی ان کا برا نہیں چاہا تھا۔ جو حقیقت تھی اس کو تسلیم کر لیا تھا۔

''میں جانتی ہوں میری بچی......'' امی نے میری پیشانی چومتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے دل پر ایسا کوئی بوجھ نہ رکھو۔ کیا ماہم کی جدائی کا بوجھ کم ہے؟'' وہ پھر سے رونے لگیں۔ ہم دونوں گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

☆☆☆

ماہم کو جدا ہوئے ایک سال سے اوپر ہو گیا۔ دل میں ایک ابدی زخم لیے ہم سب بھی آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لوٹنے لگے۔ میں گھر کے کاموں میں خالہ کے ساتھ مدد کرنے لگی۔ فواد اپنی پڑھائی میں...... ازین اپنی جاب پر جانے لگا۔

میری دوست ماریہ کی شادی تھی۔ وہی ماریہ جس نے پہلی بار میرے دل میں ازین کی محبت کا چراغ جلایا تھا لیکن بعد میں جب ماہم اور ازین کی منگنی ہوئی تو میں نے اس سے یہی کہا کہ مجھے ازین سے اس طرح کی کوئی دلچسپی نہیں ہے...... ماہم کی موت کے بعد ماریہ نے میرا بہت خیال رکھا تھا اور اس نے شادی پر نہایت اصرار سے بلایا تھا۔ اس نے امی سے وعدہ لیا تھا کہ وہ مجھے اس کی شادی پر ضرور بھیجیں گی۔

''چلی جاؤ بیٹا! بہت اصرار کیا ہے اس نے۔'' امی نے مجھے سمجھایا۔

''میرا دل نہیں چاہتا امی۔'' میں نے بے دلی سے کہا۔

''چلی جاؤ دانیہ...... کیا کر سکتے ہیں، اپنے غم کی وجہ سے کسی کی خوشی خراب نہیں کرتے، تمہارے بچپن کی دوست ہے، بہنوں جیسی ہے، میں نے ازین سے کہہ دیا ہے۔ وہ تمہیں لے جائے گا۔'' امی نے ایک سرد آہ بھری اور کہا۔

میں نے کمرے میں آکر الماری کھولی اور بے دلی سے کپڑے دیکھنے لگی۔ ماہم کے جانے کے بعد سے میں نے کوئی شاپنگ نہیں کی تھی۔ یوں ہی بے خیالی میں، میں نے ماہم کے کپڑوں کی سائڈ کھول لی، ہم دونوں کے کپڑوں کا ایک ہی سائز تھا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کے کپڑے پہن لیا کرتے تھے۔ لیکن ماہم لاابالی تھی، وہ جینز، ٹراؤزر، ٹی شرٹس وغیرہ زیادہ پہنتی تھی جب کبھی اسے کسی مکمل شلوار قمیص اور دوپٹے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ مجھ سے ہی رجوع کرتی تھی۔ لیکن منگنی پر پھپو نے اسے کئی بے حد خوب صورت فینسی ڈریس دیے تھے۔ میں خیالوں میں کھوئی اس کے کپڑوں پر ہاتھ پھیر، پھیر کر دیکھ رہی تھی۔ یہ سب ابھی اس نے پہنے بھی نہیں تھے۔ میری آنکھوں

www.urdupalace.com

میں نمی آ گئی۔

نہ جانے اس وقت کس جذبے سے مغلوب ہو کر ماہم کا ایک ڈریس نکال کر پہن لیا۔ ازین مجھے دیکھ کر بری طرح چونک گیا۔

"یہ......" الفاظ اس کے منہ ہی میں رہ گئے۔

"اوہ......" مجھے شرمندگی نے آ گھیرا۔ یقیناً اس نے ماہم کے کپڑے پہچان لیے تھے۔ اسے ماہم کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد تھی۔ ہو سکتا ہے یہ کپڑے اسی نے خریدے ہوں یا دونوں نے ساتھ خریدے ہوں۔

مجھے بری طرح خفت محسوس ہوئی۔

"دراصل، میں نے کافی عرصے سے کوئی شاپنگ نہیں کی۔" میں نے گڑبڑا کر کہا۔

"اٹس آل رائٹ......" مجھے لگا جیسے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

شادی ہال پر اترتے ہوئے اس نے مجھ سے کہا۔

"تم اگر بال ڈائی کروا لو تو بالکل ماہم لگو گی۔"

بڑی مدت کے بعد میرا دل اپنے پرانے انداز میں دھڑکنے لگا۔

☆☆☆

"بیٹا دانیہ......! مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔" شام کو میں ابو کے کمرے میں گئی چائے لے کر تو انہوں نے مجھے بیٹھنے کو کہا اور بات شروع کی۔

"جی ابو......" میں نے ان کی طرف دیکھا اور جب بھی ان کی طرف دیکھتی تھی میرا دل دکھ سے بھر جاتا تھا۔ میرے اتنے زندہ دل ابو بالکل مرجھا کر رہ گئے تھے۔

"بیٹا یہ بات تمہاری امی کے کرنے کی ہے......لیکن وہ جس جذباتی کرائسس میں ہیں۔" ابو نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"میں سمجھتی ہوں ابو......" میں نے ان کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا ماہم کی جدائی ہمارے لیے بہت بڑا صدمہ

بہترین تحریریں، لاجواب روداد اور اعلیٰ داستانیں پڑھنے والوں کے لیے سرگزشت کا مطالعہ ضروری ہے

ماہنامہ سرگزشت کراچی

شمارہ نومبر 2016ء کی جھلکیاں

اشک رواں

اردو ادب کے اس نامور ادیب کی سوانح حیات جو دال چاول بیچنے پر مجبور ہوا، غربت نے اسے کیسے کیسے دکھ دیے

شہزادی گل

خاندانِ مغلیہ کی اس شہزادی کا تذکرہ جس نے بلتستان کے برف پوش پہاڑوں میں زندگی گزار دی۔ محبت کا دلچسپ شاخسانہ

شمشال سے ٹورنٹو

نہایت دلچسپ سفر کہانی، ان کے لیے رہنما تحریر جو مغربی ممالک میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہر صفحہ ایک نئی کہانی

انجام

ایک ایسی سچ بیانی جسے آپ دل کی گہرائی سے سراہیں گے

اس کے علاوہ

"سراب" اور "اس ماہ کی شخصیت" کے ساتھ بہت سی دلچسپ سچ بیانیاں، اثر رکھنے والے واقعات گرویدہ کر لینے والی تحریریں

www.urdupalace.com

ہے، اس کی کمی ہماری زندگی میں ہمیشہ رہے گی لیکن......" ان کی آواز بھرا گئی۔ "موت برحق ہے ہم اسے جھٹلا نہیں سکتے۔" انہوں نے چائے کے دو تین گھونٹ لیے۔

"شکر یہ دانیہ بہت اچھی چائے بنائی ہے۔" انہوں نے اپنے چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے کہا۔

"تو بیٹا میں سمجھتا ہوں کہ اب موو آن کا وقت آ گیا ہے، ہمیں آگے بڑھنا ہوگا۔ اپنی، اپنی زندگیوں کی طرف...... خصوصاً تمہیں...... ازین کو...... فواد کو۔" مجھے ہلکی سی کپکپی ہونے لگی۔

"ابو کیا کہنے والے ہیں...... کیا پھپو نے ان سے کچھ کہا ہے، اس موو آن کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کا تعلق مجھ سے اور ازین سے ہے۔"

گزشتہ دنوں ازین ہمارے گھر پھر سے ریگولر آنے لگا تھا۔ امی، ابو کے ساتھ بیٹھتا، میرے اور فواد کے ساتھ وقت گزارتا۔ آنکھوں میں بسی مستقل اداسی کے باوجود کبھی کبھی مسکرانے بھی لگا تھا۔ یہ وہ گھر تھا جہاں قدم، قدم پر ماہم کی یادیں بکھری تھیں۔

"بیٹا گزشتہ سال بھی بہن مدیحہ نے اپنے بیٹے کے رشتے کی بات کی تھی۔ اس وقت شاید آپ تیار نہیں تھیں اب انہوں نے دوبارہ بات کی ہے۔ ان کے بیٹے کی شادی نہیں ہوئی اب تک۔ وہ اب بھی ہمارے گھرانے میں ہی انٹرسٹڈ ہیں۔"

"اُف......" میں نہایت کوفت کا شکار ہوئی۔

"یہ آنٹی مدیحہ کہاں سے ٹپک پڑتی ہیں ہر بار۔"

"آپ دوبارہ اس پر سوچیں، پھر اپنی امی کو جواب بتا دیجیے گا۔" ابو نے کہا۔

"جی ابو۔" میں نے فرمانبرداری سے کہا۔

☆☆☆

"دانیہ......" امی نے میرے کمرے میں جھانکا۔ میں یوں ہی ایک کتاب لیے بیٹھی تھی لیکن میرا ذہن خالی تھا۔ میں نے آنکھیں اٹھا کر امی کو دیکھا تو مجھے ان میں کچھ نیا پن محسوس ہوا۔ ماہم کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب امی کا چہرہ قدرے کھلا کھلا سا تھا۔ ان کی آنکھوں کی ویرانی میں بھی کمی سی محسوس ہو رہی تھی۔ مجھے لگا کہ امی کی خوشی کا سبب آنٹی مدیحہ ہیں، شاید امی کو لگتا تھا کہ اس بار میں ہاں کر دوں گی۔

"تمہارے ابو نے تم سے مدیحہ کے بیٹے والی بات کی ہوگی۔" وہ میرے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"اوہ...... تو گویا میں ٹھیک ہی سمجھی تھی۔" میں نے سوچا۔

"انہوں نے یہ بات شاید تمہاری پھپو کو بھی بتا دی۔"

"پھر......؟" میں نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔ اب اس بات کا پھپو سے کیا تعلق تھا۔

"ارے......" امی بے ساختہ ہنس پڑیں۔

"تمہاری پھپو اور پھوپا تو خفا ہی ہو گئے۔ فوراً دوڑے چلے آئے، ابھی ابھی گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دانیہ تو ہماری بیٹی ہے، ماہم کے بعد آپ لوگوں نے یہ کیسے سوچ لیا کہ ہم دانیہ کو کہیں اور جانے دیں گے۔ انہوں نے ازین کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔"

میرے چہرے پر پھیلتے رنگ امی کی نگاہ سے پوشیدہ نہ رہ سکے۔

"تم تو جانتی ہو، ازین ہمیں کتنا عزیز ہے، ہم نے ہمیشہ اسے اپنا ہی بیٹا سمجھا ہے، ماہم نہ رہی، اللہ کو یہی منظور تھا۔ ان کے لیے تم میں اور ماہم میں کوئی فرق نہیں۔"

"اور ازین......؟" میں نے بے ساختہ پوچھا۔

"بھئی...... اس کی مرضی کے خلاف وہ اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتے ہیں بلکہ اسی نے کہا ہے۔" مجھے لگا میرے کمرے میں کہکشاں اتر آئی ہے۔

یہ سب قدرت کی طرف سے تھا۔ میں نے کبھی ان کا برا نہیں سوچا، نہ درمیان میں آنے کی کوشش کی، نہ کوئی گھٹیا چال چلی...... ماہم کا جانا مقدر میں تھا اور شاید ازین کا ساتھ میری تقدیر میں ہی لکھا تھا۔ اس میں کیا غلط تھا مجھے کسی نہ کسی سے شادی کرنی ہی تھی پھر

www.urdupalace.com

وہ ازین کیوں نہیں اور ازین کو کسی نہ کسی سے شادی کرنی ہی تھی پھر وہ میں کیوں نہیں...... میرا دل مطمئن تھا۔ میں نے اپنا سر تکیے پر رکھا اور سنہری سپنوں کے سمندر میں خود کو بہہ جانے دیا۔

☆☆☆

آج دس سال بعد میں وطن واپس آئی تھی۔ گھر کے سامنے رک کر میں نے گھر کو دیکھا اور بچپن سے لے کر شادی تک کے واقعات میری آنکھوں کے آگے گھومنے لگے۔

میری فیملی کے اندر داخل ہوتے ہی خوشگوار ہلچل مچ گئی۔ ہم دونوں اور ہمارے دو بچے...... ریان اور انعم...... فواد کی شادی تھی اور ڈھولکی رکھی جا چکی تھی۔

ہم دونوں لاؤنج میں لگے ماہم کے فل سائز... پورٹریٹ کے آگے رک گئے۔

میں نے دیکھا دو اور لوگ بھی وہاں آ کر رک گئے تھے۔

''دانیہ اپنی بہن کو ایک لمحہ بھی نہیں بھولتی۔'' فراز نے کہا۔

''ازین بھی اپنی اس کزن کا بہت ذکر کرتے ہیں۔'' الوینہ نے کہا۔

میں نے اور ازین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

جی ہاں، اس دس سال پہلے والی رات کی صبح اٹھ کر میں نے فیصلہ فراز کے حق میں دیا تھا۔ امی، ابو سے میں نے یہ ہی کہا تھا کہ میں نے ازین کو ہمیشہ ماہم کے حوالے سے دیکھا ہے۔ اسے کوئی اور حیثیت دینا میرے لیے مشکل ہے۔ اور یہ اس لیے کہا۔ کیونکہ ازین کے لیے ماہم کے بعد کسی کو ''وہ'' حیثیت دینا ممکن نہ تھا۔

فرق یہ تھا کہ ازین کی بیوی کوئی اور عورت ہوتی تو وہ اس بات سے ناواقف رہتی لیکن میں یہ بات کیسے بھول جاتی؟ میں ان کی محبت کی پل، پل کی گواہ تھی۔

اس رات میں بہت خوش تھی۔ مجھے نیند نہ آئی تو اٹھ کر بیٹھ گئی اور خود کو آئینے میں دیکھا۔

''اگر تم بال ڈائی کروا لو تو بالکل ماہم دکھو گی۔'' ازین کی آواز میرے کانوں میں گونجی...... یعنی وہ مجھ میں ماہم کو دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ کس کو دھوکا دیتا، مجھے یا خود کو...... میں نے اس رات ماہم کی الماری سے اس کے گفٹس، کارڈز سب نکال کر دیکھے، اس کے موبائل میسجز...... وہ جنون کی حد تک اس سے محبت کرتا تھا۔

اگر وہ مسلسل ماہم کی محبت میں مبتلا رہتا تو میری اپنی سگی بہن کے لیے محبت، رقابت اور پھر نفرت میں بدل جاتی۔

وہ مجھ سے محبت کرنے لگتا تو میں مشکوک ہی رہتی یا شاید اس دکھ میں مبتلا ہو جاتی کہ مرد کی محبت کتنی ناپائیدار ہے اس نے کیسے اتنے آرام سے ماہم کو بھلا دیا۔ وہی گھر، وہی فیملی، وہی ماحول، وہی سسرال...... ہم کبھی ماہم کے خیال سے دامن نہ بچا سکتے اور ایک دن ایسا آتا کہ میری اپنی سگی بہن اور ازین کی محبت ہمارے درمیان ایک تکلیف دہ موضوع اور وجۂ تنازع بن جاتی۔ فراز کی محبت نے میری ساری محرومیاں دور کر دیں۔ ازین بھی اپنی بیوی الوینہ کے ساتھ خوش نظر آتا تھا۔ اس کے نزدیک ماہم، ازین کی کزن تھی جو عین جوانی میں یہ دنیا چھوڑ گئی تھی۔

میں نے دیکھا، ماہم کی تصویر کے آگے میں اور ازین کھڑے تھے۔ فراز کو بچے ڈھولکی کی رونق دکھانے گھسیٹ لے گئے تھے۔ الوینہ بھی شاید اس ہلے گلے میں چلی گئی تھی۔

ہم دونوں نے تصویر کو اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔

ازین کی آنکھوں میں جو نمی تھی اس کے لیے اسے مجھے کوئی وضاحت دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

میری آنکھ سے جو آنسو ٹپکا تھا وہ رقابت کا نہیں محبت کا تھا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com